بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ﴾ (القرآن)

اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھروگے۔

فکر آخرت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلف

مولانا شاہ مشاہد رضا علیمی

متعلم: دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی، بستی، یوپی

تصحیح

ماہر درسیات مصنف کتب کثیرہ فخر علیمیہ

حضرت علامہ مفتی کمال احمد علیمی نظامی

استاذ: دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی، بستی، یوپی

تفصیلات

نام کتاب: فکر آخرت - قرآن وحدیث کی روشنی میں

نام مؤلف: مولانا شاہ مشاہد رضا علیمی

تصحیح: حضرت علامہ مفتی کمال احمد علیمی نظامی

کمپوزنگ: مولانا محمد سیف انصاری قادری علیمی غفرلہ

تعداد صفحات: ۲۲

بموقع: جشن دستار فضیلت
(۱۲/ شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ مطابق ۱/ ۲۰۲۶ء)

سال اشاعت: ۱۴۴۷ھ / ۲۰۲۶ء

طباعت: صدف پریس، آسام چوراہا اترولہ، بلرامپور، یوپی

فہرست مضامین

شرف انتساب

محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی قندیل نورانی شہباز لامکانی
حضرت سیدنا **شیخ عبد القادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ

عطائے رسول خواجہ خواجگان شہنشاہ ولایت ہند الولی حضور خواجہ غریب نواز
خواجہ **معین الدین حسن چشتی** اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام عشق و محبت مجدد دین وملت تاجدار اہل سنت
سیدنا **امام احمد رضا خان قادری** علیہ الرحمۃ والرضوان

ماہر اسلامیات خلیفہ اعلیٰ حضرت مبلغ اسلام داعی اعظم
موسس روحانی دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی بستی
حضرت **علامہ عبد العلیم صدیقی** میرٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خراج عقیدت

میں اپنی اس کاوش کو ان دو مقدس ہستیوں کے نام منسوب
کرتا ہوں جن کے صدقے میں مجھے جامعۂ وجود ملا میری
ہر سانس جن کی مرہون منت ہے جنہوں نے میری
تعلیم و تربیت میں تن من دھن کی قربانی پیش
کرنے میں کوئی تامل نہیں فرمایا جن کی دعائے
صبح گاہی اور نالۂ نیم شبی نے دین متین کی
خدمت کرنے کے لائق بنایا جو اس دنیا
میں میرے لیے رب کی عظیم نعمت
ہے یعنی میرے والدین کریمین۔
مولائے قدیر ان کو ہر بلا سے محفوظ و مامون رکھے
اور ان کا سایہ شفقت مجھ پر دراز فرمائے۔

قدم بوس
شاہ مشاہد رضا علیمی
مورخ ۱۳؍ جنوری ۲۰۲۶ سنہ ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ۔ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ فِكْرَ الْآخِرَةِ سَبَبٌ لِإِصْلَاحِ الْقَلْبِ وَالْعَمَلِ؛ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا تَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْحِسَابَ، تَرَكَ الْمَعَاصِيَ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ؛ فَإِنَّ الدُّنْيَا زَائِلَةٌ، وَالْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْبَقَاءِ۔

پہلا باب: فکرِ آخرت کی تعریف اور اہمیت کے بیان میں

فکرِ آخرت کی تعریف

فکرِ آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ میں ہمیشہ موت، قبر، حشر، میزان، حساب، جزا و سزا، جنت و جہنم اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کا تصور تازہ رکھے۔ یہ کیفیت صرف ایک عقیدے کا نام نہیں، بلکہ دل کی ایسی بیداری ہے جس سے اعمال، عادات، گفتگو اور سوچ بدل جاتی ہے۔

فکرِ آخرت کی بنیادی حیثیت

عقیدۂ آخرت ایمان کا ستون ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایمان بالآخرت کو ہدایت، کامیابی اور تقویٰ کی بنیاد قرار دیا۔ مثلاً:

﴿وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُون﴾[1]

اور (وہ) آخرت پر یقین رکھیں۔

اور آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

1 سورۃ البقرۃ: آیت: ۴

اس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان والے ہوتے ہیں وہی آخرت پر ایمان و یقین رکھتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

دوسرا باب: فکرِ آخرت کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار انسان کو متنبہ فرمایا چناں چہ دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی حقیقت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾[1]

اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ﴾[2]

بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو، اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے،

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موت کو یقینی حقیقت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾[3]

ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

﴿أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ﴾[4]

تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی۔

خدائے تعالیٰ کے حضور پیشی کے متعلق قرآن فرماتا ہے:

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾[5]

---

1 سورۃ آل عمران: آیت:۱۸۵
2 سورۃ الأعلیٰ: آیت:۱۶،۱۷
3 سورۃ آل عمران: آیت:۱۸۵
4 سورۃ النساء: آیت:۷۸
5 سورۃ البقرۃ: آیت:۲۸۱

اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھروگے۔

﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾[1]

بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے، پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بار بار یاد دلایا تا کہ دل میں خوف پیدا ہو چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَا لَهُ مِن دَافِعٍ﴾[2]

بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾[3]

اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آخرت کی طرف مائل کرنے کے لئے اہلِ ایمان کے لئے انعامات کا ذکر فرمایا:

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ﴾[4]

اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں۔

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ﴾[5]

بے شک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے انجام سے خبردار کر دیا ہے جو آخرت کو بھول بیٹھے ہیں چنانچہ ارشاد باری ہے:

1 سورۃ الغاشیہ: آیت:۲۶،۲۵
2 سورۃ الطور: آیت:۸،۷
3 سورۃ آل عمران: آیت:۱۳۱
4 سورۃ آل عمران: آیت:۱۳۳
5 سورۃ الطور: آیت:۱۷

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ﴾[1]
یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی۔
﴿نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ﴾[2]
وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

قرآن کا پیغام

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ پیغام دیا ہے کہ اے بندے! دنیا کو ترجیح نہ دے، کہ یہ دھوکے کا مال ہے۔ آخرت بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اگر تُو ہر لمحہ اپنی موت، قبر کی تنہائی، اور اللہ کے حضور جواب دہی کو یاد رکھے، تو تیرا دل نرم ہو جائے گا، تیرا غرور مٹ جائے گا، اور تیری زبان سچ کہنے لگے گی۔ پھر تُو کسی پر ظلم نہیں کرے گا، کسی کا حق نہیں مارے گا، اور اپنی نگاہ، زبان، مال اور وقت کو رب کی خوشنودی کے لئے استعمال کرے گا۔

❁ اے میرے پیارے بھائیوں! یاد رکھو کہ فکرِ آخرت محض خوف کا نام نہیں، بلکہ یہ دل کی وہ بیداری ہے جو انسان کو صالح بناتی ہے۔ یہ خوف کے ساتھ امید بھی عطا کرتی ہے، جہنم کے ڈر سے گناہ چھوڑنے کی توفیق دیتی ہے، اور جنت کی امید سے نیکیوں کی لذت بڑھاتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہ نہیں جو دنیا کے لئے جیتا ہے، بلکہ وہ ہے جو دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے تیاری کرتا ہے۔

❁❁❁

1 سورۃ البقرۃ: آیت:۸۶
2 سورۃ التوبہ: آیت:۶۷

تیسرا باب: احادیثِ نبویہ ﷺ میں فکرِ آخرت

نبی اکرم ﷺ کی پوری سیرت فکرِ آخرت کا عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف پہلوؤں سے امت کو موت، قبر، حساب، جنت و جہنم اور جواب دہی کی یاد دلائی۔ یہ احادیث اصلاح، بیداری اور عمل کی دعوت دیتی ہیں۔

عقل مند کون ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَكْيَسُ النَّاسِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔ [1]

عقل مند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب لے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اصل دانشمندی آخرت کی فکر ہے، نہ کہ دنیا کی چمک۔

دنیا میں رہنے کا طریقہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔ [2]

دنیا میں تم اس طرح ہو جاؤ گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو۔

یہ حدیث دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری پر زور دیتی ہے۔

کثرت سے موت کو یاد کرنے کی تاکید

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

1 سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ

2 بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ۔ [1]

لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کرو۔

موت کی یاد گناہوں سے روکنے اور دل کو نرم کرنے کا ذریعہ ہے۔

نجات یافتہ کون ہے؟

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ۔ [2]

جو شخص موت کو سب سے زیادہ یاد کرے، اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے سب سے اچھی تیاری کرے، وہی عقل مند ہے۔

خوفِ آخرت کا اثر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔ [3]

اگر تمہیں معلوم ہو جاتا وہ جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

یہ حدیث دل میں خشیت، خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کو زندہ کرتی ہے۔

قبر کی تیاری

آپ ﷺ نے قبر کو آخرت کا دروازہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

ان اَلْقَبْرُ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ۔ [4]

آخرت کے منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے۔

جو یہاں کامیاب ہو گیا اس کے لیے آگے آسانی ہے۔

---

1 ترمذی شریف، ابواب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت

2 سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ

3 بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا

4 سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت

اصل کامیابی

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔ [1]

دانا شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیے۔

حاصلِ کلام

حقیقی عقل و دانائی یہ ہے کہ انسان دنیا کو عارضی اور آخرت کو اصل منزل سمجھ کر اپنی زندگی کو نیک اعمال اور آخرت کی تیاری میں گزارے۔

چوتھا باب: اسلاف اور فکر آخرت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے پینے کو پانی طلب کیا آپ کی خدمت میں شہد ملا ہوا پانی پیش کیا گیا جب آپ نے منہ لگایا تو بے اختیار رو پڑے اور اس قدر روئے کہ حاضرین بھی رونے لگے حاضرین تو رو کر چپ ہو گئے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برابر روتے چلے گئے، یہاں تک کہ حاضرین نے جانا کہ ہم آپ سے رونے کا سبب بھی نہ دریافت کر سکیں گے۔ پھر جب آپ نے اپنی آنکھیں پوچھ ڈالیں تو حاضرین نے عرض کی اے نائب رسول ﷺ! آپ اس قدر کیوں روئے؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کسی سے فرماتے ہیں۔ مجھ سے دور ہو جا حالاں کہ وہاں (بظاہر) میرے علاوہ اور کوئی بھی نہ تھا،

1 مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب استحباب المال والعمر للطاعۃ

میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کس کو دور کرتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اس وقت دنیا مجسم ہو کر میرے سامنے آئی میں نے اس کو کہا: دور ہو جاوہ دوبارہ آئی اور مجھ سے کہنے لگی آپ تو مجھ سے بچے رہیں گے مگر آپ کے بعد کے لوگ تو مجھ سے بچ نہیں سکیں گے۔[1]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سنتے تو خوف سے بے ہوش ہو جاتے، ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر کہا کاش میں ایک تنکا ہوتا کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا کاش مجھے میری ماں نہ جنتی اور خوف خدا سے آپ اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے۔[2]

روایت کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک رجسٹر تھا جس میں وہ اپنے اعمال لکھ لیا کرتے تھے اور ایک ہفتہ مکمل اس میں روزانہ کے اعمال درج فرمالیا کرتے تھے۔ جب ایک ہفتہ گزر جاتا تو آپ اس رجسٹر کو کھولتے۔ اور جو روز مرہ کے اعمال اس میں درج کئے ہوتے ان کا جائزہ لیتے اگر ان میں سے کوئی ایسا عمل ہوتا جس میں اللہ تعالی کی رضا مقصود نہ ہوتی تو آپ اپنے آپ کو اپنے کوڑے کے ساتھ مارنا شروع کر دیتے اور اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے۔ اے عمر! تو نے یہ عمل کیوں کیا ہے؟ جس کا مقصود اللہ تعالی کی رضا نہ تھی۔ اور یہ عمل ہر جمعہ کو ہوتا تھا تو جب آپ نے شہادت کا جام نوش کیا اور آپ کو غسل دیا جانے لگا تو غسل دینے والے نے آپ کی پشت اور پہلوؤں پر کوڑوں کی ضربات کے نشان دیکھے تو وہ حیران رہ گیا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ شان تھی کہ جب وہ کسی قاری کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے سنتے اور وہ ان آیات کی تلاوت کر رہا ہوتا جن میں

---

1 سرمایۂ آخرت، ص:۲۶

2 مکاشفۃ القلوب، ص:۳۷، ط: مکتبۃ المدینہ

عذاب کی وعید ذکر کی گئی ہوتی تو آپ پر غشی طاری ہو جاتی اور کئی کئی دن بیماری کی حالت میں پڑے رہتے۔ یہاں تک کہ آپ کے دوست احباب آپ کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کے خطوط آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے۔ اور آپ یہ کہا کرتے کہ کاش میری ماں نے مجھے جنم نہ دیا ہوتا اور میں اس دنیا پر موجود نہ ہوتا تاکہ مجھے شرمندگی کا سامنانہ کرنا پڑتا ایک دن آپ کسی کام کے لئے جارہے تھے تو راستہ میں ایک قاری کو یہ آیت طیبہ تلاوت کرتے سنا

"إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَا لَهُ مِن دَافِعٍ"

کہ یقیناً تیرے رب کا عذاب واقع ہو گا اور اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

تو یہ سنتے ہی اپنی سواری سے غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور آپ کو اٹھا کر گھر میں لایا گیا تو تقریبا ایک ماہ یوم آخرت کے عذاب کے خوف کی وجہ سے گھر سے باہر تشریف نہ لائے اور توبہ استغفار میں مشغول رہے سوائے پانچ وقت نماز کے۔[1]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المومنین) آپ رضی اللہ تعالی عنہ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر

1 مجالس الانوار

سے بڑھ کر خوفناک منظر بھی میں نے دیکھا ہی نہیں۔[1]

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی نے امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو سچا پڑوسی جانتا ہوں کیوں کہ وہ زبانوں کو ہمیشہ (بدگوئی اور بدکلامی سے) روکے رہتے ہیں اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہو۔[2]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آفتاب نبوت مہتاب رسالت مصطفی کریم صلی اللّٰہ تعالی علیہ والہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کی گود میں سر انور رکھ کر آرام فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا آخرت کی یاد کر کے (خوف خدا میں) رو پڑیں اور ان کے آنسو آقا کریم صلی اللہ علیہ والہ سلم کے چہرہ انور پر گرے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ سلم کی آنکھ کھل گئ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا عائشہ! کیوں روتی ہو؟ تو ام المومنین نے عرض کی حضور! آخرت کو یاد کیا تو خوف خدا سے) آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔[3]

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جب بھی حضرت حسن

---

1 آئینہ عبرت، ص:۶۳، ط:مکتبہ المدینہ
2 آئینہ عبرت، ص:۶۴،۶۳، ط:مکتبہ المدینہ
3 مکاشفۃ القلوب، ص:۲۹۵

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے وہاں جہنم قیامت اور موت کا ذکر سنتے۔[1]

حضرت ابو الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو الدردا صحابی رضی اللہ تعالی عنہ اکثر قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے۔ میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ قبرستان میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔[2]

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زین العابدین علی بن حسین رضي الله عنهم جب وضو سے فارغ ہوتے تو کانپنے لگ جاتے لوگوں نے سبب پوچھا: تو آپ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے تمہیں پتہ نہیں میں کس کی بارگاہ میں جارہا ہوں اور کس سے مناجات کا ارادہ کررہا ہوں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے ابو سعید تمہاری کیا رائے ہے؟ ہم ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں جو ہمیں رحمت خداوندی سے اُمیدیں وابستہ رکھنے کی ایسی باتیں سناتے ہیں کہ ہمارے دل خوشی سے اڑنے لگتے ہیں، آپ نے فرمایا بخدا! تم اگر ایسی قوم میں بیٹھتے جو تمہیں خوف خدا کی باتیں سناتے اور تم کو عذاب الہی سے ڈراتے یہاں تک کہ تم امن پالو، وہ تمہارے لئے بہتر ہے اس چیز سے کہ تم ایسے لوگوں میں بیٹھو جو تم کو بے خوفی اور اُمید میں رکھیں یہاں تک کہ تم کو خوف آ گھیرے۔[3]

---

1 مکاشفۃ القلوب، ص:۱۹۶، ط: مکتبۃ المدینہ
2 آئینہ عبرت، ص:۶۴، ط: مکتبۃ المدینہ
3 مکاشفۃ القلوب، صفحہ:۳۹۵، ط: مکتبۃ المدینہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوف خدا نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا اب مجھے کھانے پینے کی خواہشات نہیں ہوتیں۔[1]

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا دستور تھا ہر رات علما کو جمع کرتے موت قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روتے کہ معلوم ہوتا جیسے جنازہ سامنے رکھا ہے۔[2]

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک عالم سے کہا: مجھے نصیحت کرو اُنہوں نے کہا: تم خلیفہ ہونے کے باوجود موت سے نہیں بچ سکتے، تمہارے آباو اجداد میں آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر کسی نے موت کا جام پیا ہے، اب تمہاری باری ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو بہت دیر تک روتے رہے۔[3]

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لونڈی نیند سے بیدار ہوئی اور کہا کہ اے امیر المومنین ! رحمہ اللہ تعالی علیہ میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ بیان کرو تو لونڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے تو بنی امیہ کا خلیفہ عبد الملک لایا گیا وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ

1 مکاشفہ القلوب، صفحہ:۳۹۵،ط:مکتبہ المدینہ
2 مکاشفہ القلوب، صفحہ:۱۹۶،ط:مکتبہ المدینہ
3 مکاشفہ القلوب، صفحہ:۱۹۷،ط:مکتبہ المدینہ

تعالیٰ علیہ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا تو لونڈی نے کہا کہ پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا؟ تو لونڈی بولی کہ پھر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک لایا گیا تو وہ بھی تھوڑی دور پل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آگے کا حال جلد بیان کر تو لونڈی نے کہا کہ اے امیر المومنین رحمۃ اللہ تعالی علیہ پھر آپ لائے گئے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی علیہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے تو لونڈی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المومنین! رحمہ اللہ تعالی علیہ میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے قسم کھا کھا کر کہنے لگی کہ آپ سلامتی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے مگر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ برابر پاؤں پٹخ پٹخ کر چیخ مارتے اور روتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔[1]

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ بہت ہی نامور شیخ الحدیث تھے، اور بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق خوف نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے روبرو کلمہ حق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے اور اس قدر بارعب تھے کہ کوئی آپ رحمہ اللہ تعالی علیہ کا جواب دینے کی جرات نہیں کر سکتا تھا مگر خوف خداوندی کا یہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹتے تو سانپ کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لپیٹ کر رکھ دیتے اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا عزوجل سے ڈرنے والوں کی نیندیں اڑادی ہیں پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں چلے جاتے اور نماز فجر ادا کر کے اپنے مصلی پر قبلہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔[2]

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی کامل ہیں۔ آپ

1 آئینہ عبرت، صفحہ: ۱۰۵، ۱۰۴، ط: مکتبہ المدینہ
2 آئینہ عبرت، صفحہ: ۱۰۴، ط: مکتبہ المدینہ

رضی الہ تعالی عنہ نے اپنے گھر کے اندر ایک قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ رضی اللہ عنہ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ سخت پڑ گیا ہے تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا عزوجل کو منظور ہوتا اس میں لیٹے رہتے پھر کہتے کہ اے میرے رب! عزوجل مجھے واپس لوٹا دے تا کہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے ربیع ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔[1]

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

جب حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا بھائی فوت ہوا تو آپ روتے ہوئے اس کے جنازہ میں نکلے اور فرمایا بخدا! اس وقت تک میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوں گی جب تک کہ مجھے معلوم نہ ہو جائے کہ میرا ٹھکانہ کونسا ہے؟ اور میں زندگی بھر سے جان نہیں سکوں گا۔[2]

حضرت ابو عمرو بن علار حمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو عمرو بن علار حمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں جریر کے ہاں بیٹھا ہوا تھا اور وہ اپنے کاتب سے شعر لکھوا رہے تھے تب ایک جنازہ آیا تو وہ رک گئے اور کہا کہ بخدا! مجھے ان جنازوں نے بوڑھا کر دیا ہے اور انہوں نے یہ شعر پڑھے:

تروعنا الجنائز مقبلات ونلھو حین تذھب مدبرات

کروعۃ ثلۃ مغار ذئب فلما غاب عادت راتعات[3]

ترجمہ **(ا):** جنازے ہمیں آتے ہوئے خوف زدہ کر دیتے ہیں اور جب چلے جاتے ہیں تو ہم ان کے پیٹھ پھیرتے ہی ہو ولعب میں لگ جاتے ہیں۔

(۲): بھیڑوں کے گلہ کی طرح جو بھیڑیے کے غار میں خوف زدہ ہوتا ہے اور

1 آئینہ عبرت مکتبہ المدینہ، صفحہ:٦٦،ط: مکتبہ المدینہ
2 مکاشفۃ القلوب، صفحہ:٦٥٥،ط: مکتبہ المدینہ
3 مکاشفۃ القلوب، صفحہ:٦٥٦،ط: مکتبہ المدینہ

جب بھیڑیا غائب ہو جاتا ہے تو وہ چرنے لگتی ہے۔

حضرت عطا سلمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عطا سلمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کبھی جنت کی دعا نہیں مانگتے تھے بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت عطا سلمی رحمہ اللہ تعالی علیہ نے نہ آسمان کی طرف دیکھا نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا تو خوف سے کانپ کر گر پڑے اور ان کی آنت اتر آئی اور یہ بھی مشہور ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا عزوجل کے خوف سے اپنے بدن کو ٹٹولا کرتے تھے کہ کہیں میں مسخ تو نہیں ہو گیا ہوں۔[1]

خلاصہ کلام

آج امت کا سب سے بڑا مرض یہی ہے کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں مگر آخرت کو بھول جاتے ہیں، حدیث سنتے ہیں مگر موت سے غافل رہتے ہیں اور اسلاف کے احوال پڑھ کر بھی اپنے اعمال پر نظر نہیں ڈالتے۔ یہ رسالہ کسی ایک بزرگ کی کہانی نہیں بلکہ پوری امت کے لیے ایک آئینہ ہے۔ اگر اس کے مطالعے کے بعد ہمارے دل میں ندامت پیدا ہو آنکھوں میں آنسو آجائیں گناہوں سے نفرت ہو جائے اور آخرت کی تیاری کا عزم جاگ اٹھے تو یہی اس رسالے کی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی غفلت سے بچائے، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، اسلافِ صالحین کے نقشِ قدم پر چلائے اور ہمیں ایسے

---

1 آئینہ عبرت، ص:۱۰۱، ط: مکتبہ المدینہ

خوف کے ساتھ جینے والا بنائے جو رحمتِ الٰہی کی طرف لے جائے نہ کہ مایوسی کی طرف۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَاجْعَلِ الْآخِرَةَ نَصْبَ أَعْيُنِنَا، وَأَحْسِنْ خَوَاتِيمَنَا۔

آمین یا رب العالمین۔